فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۷۸ اور حق کو جھٹلائے ف۷۹ جب

جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ

اس کے پاس آئے کیا جہنّم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں اور وہ جو یہ سچ لے کر

بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا

تشریف لائے ف۸۰ اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی ف۸۱ یہی ڈر والے ہیں ان کے لیے ہے

يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ ۚۖ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ

جو وہ چاہیں اپنے ربّ کے پاس نیکوں کا یہی صِلہ ہے تاکہ اللہ اُن سے

عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

اُتار دے بُرے سے بُرا کام جو انھوں نے کیا اور انھیں اُن کے ثواب کا صلہ دے اچھے

الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ

سے اچھے کام پر ف۸۲ جو وہ کرتے تھے کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں ف۸۳ اور تمھیں

يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

ڈراتے ہیں اس کے سوا اوروں سے ف۸۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت

مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ ۚ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ

کرنے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی بہکانے والا نہیں کیا اللہ عزت والا

بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

بدلہ لینے والا نہیں ف۸۵ اگر تم اُن سے پوچھو آسمان اور زمین کس نے بنائے

وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ

تو ضرور کہیں گے اللہ نے ف۸۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ

ف۸۷ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے ف۸۸ تو کیا وہ اس کی بھیجی تکلیف ٹال دیں گے

ف۷۸ اور اس کے لیے شریک اور اولاد قرار دے۔

ف۷۹ یعنی قرآن شریف کو یا رسُول علیہ السلام کی رسالت کو۔

ف۸۰ یعنی رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحیدِ الٰہی لائے۔

ف۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مؤمنین۔

ف۸۲ یعنی اُن کی بدیوں پر گرفت نہ کرے اور نیکیوں کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

ف۸۳ یعنی سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک اور قرأت میں عبادہٗ بھی آیا ہے اس صورت میں انبیاء علیہم السلام مراد ہیں جن کے ساتھ اِن کی قوموں نے ایذارسانی کے ارادے کیے اللہ تعالیٰ نے انھیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی کفایت فرمائی۔

ف۸۴ یعنی بتوں سے واقعہ یہ تھا کہ کفارِ عرب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ڈرانا چاہا اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی بتوں کی برائی بیان کرنے سے باز آئیے ورنہ وہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے۔ ہلاک کر دیں گے یا عقل کو فاسد کر دیں گے۔

ف۸۵ بے شک وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے۔

ف۸۶ یعنی یہ مشرکین خدائے قادر علیم حکیم کی ہستی کے تو مقر ہیں اور یہ بات تمام خلق کے نزدیک مسلّم ہے اور خلق کی فطرت اس کی شاہد ہے اور جو شخص آسمان و زمین کے عجائب میں نظر کرے اس کو یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ موجودات ایک قادر حکیم کی بنائی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیتا ہے کہ آپ اِن مشرکین پر حجت قائم کیجیے چنانچہ فرماتا ہے

ف۸۷ یعنی بتوں کو یہ بھی تو دیکھو کہ وہ کچھ بھی قدرت رکھتے ہیں اور کسی کام بھی آسکتے ہیں۔

ف۸۸ کسی طرح کی مرض کی یا قحط کی یا ناداری کی یا اور کوئی۔

أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ

یا وہ مجھ پر مہر فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی مہر کو روک رکھیں گے ف۸۹ تم فرماؤ اللہ مجھے بس

اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ

ہے ف۹۰ بھروسے والے اس پر بھروسا کریں تم فرماؤ اے میری قوم اپنی جگہ کام کیے جاؤ

إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَ

ف۹۱ میں اپنا کام کرتا ہوں تو آگے جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اُسے رسوا کرے گا اور

يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ

کس پر اُترتا ہے عذاب کہ رہ پڑے گا ف۹۴ بے شک ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کو

بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ

حق کے ساتھ اُتاری تو جس نے راہ پائی تو اپنے بھلے کو ف۹۶ اور جو بہکا وہ اپنے بُرے کو بہکا ف۹۷

عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿٤١﴾ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ

اور تم کچھ ان کے ذمہ دار نہیں ف۹۸ اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت

مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا

کے وقت اور جو نہ مریں اُنھیں ان کے سوتے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اُسے روک

الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

رکھتا ہے ف۹۹ اور دوسری ف۱۰۰ ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے ف۱۰۱ بیشک اس میں ضرور نشانیاں

لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ

ہیں سوچنے والوں کے لیے ف۱۰۲ کیا انھوں نے اللہ کے مقابل کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں ف۱۰۳

قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾ قُلْ لِلَّهِ

تم فرماؤ کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں ف۱۰۴ اور نہ عقل رکھیں تم فرماؤ شفاعت

الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ

تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ف۱۰۵ اُسی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پھر تمھیں اسی کی طرف

ف۸۹ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے یہ سوال فرمایا تو وہ لاجواب ہوئے اور ساکت رہ گئے اب حجت تمام ہو گئی اور ان کے سکوتی اقرار سے ثابت ہو گیا کہ بُت محض بے قدرت ہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ کچھ ضرر ان کی عبادت کرنا نہایت ہی جہالت ہے اس لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا۔

ف۹۰ میرا اُسی پر بھروسا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا تم جو مجھے بُت جیسی بے قدرت و بے اختیار چیزوں سے ڈراتے ہو یہ تمھاری نہایت ہی بیوقوفی و جہالت ہے۔

ف۹۱ اور جو جو مکر و حیلے تم سے ہو سکیں میری عداوت میں سب ہی کر گزرو

ف۹۲ جس پر مامور ہوں یعنی دین کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ میرا معین و ناصر ہے اور اُسی پر میرا بھروسا ہے۔

ف۹۳ چنانچہ روز بدر وہ رسوائی کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔

ف۹۴ یعنی دائم ہوگا اور وہ عذاب جہنم ہے۔

ف۹۵ تاکہ اس سے ہدایت حاصل کریں۔

ف۹۶ کہ اس کی راہ یابی کا نفع وہی پائے گا۔

ف۹۷ اس کی گمراہی کا ضرر اور وبال اسی پر پڑے گا۔

ف۹۸ تم سے ان کی تقصیر کا مواخذہ نہ ہوگا۔

ف۹۹ یعنی اس جان کو اس کے جسم کی طرف واپس نہیں کرتا۔

ف۱۰۰ جس کی موت مقدر نہیں فرمائی اس کو۔

ف۱۰۱ یعنی اس کی موت کے وقت تک۔

ف۱۰۲ جو سوچیں اور سمجھیں کہ جو اس پر قادر ہے وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۱۰۳ یعنی بُت جن کی نسبت وہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہیں۔

ف۱۰۴ نہ شفاعت کے نہ اور کسی چیز کے۔

ف۱۰۵ جو اس کا ماذون ہو وہی شفاعت کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے شفاعت کا اذن دیتا ہے بتوں کو اس نے شفیع نہیں بنایا اور عبادت تو خدا کے سوا کسی کی بھی جائز نہیں شفیع ہو یا نہ ہو۔

ع ۴

تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ

پلٹنا ہے ۔ ف۱۰۶ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں ان کے جو آخرت پر

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ

ایمان نہیں لاتے ف۱۰۷ اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے ف۱۰۸ جبھی وہ خوشیاں

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ

مناتے ہیں تم عرض کرو اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے نہاں

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ

اور عیاں کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

تھے ف۱۰۹ اور اگر ظالموں کے لیے ہوتا جو کچھ زمین میں ہے سب اور

وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَ

اس کے ساتھ اُس جیسا ف۱۱۰ تو یہ سب چھڑائی میں دیتے روزِ قیامت کے بڑے عذاب سے ف۱۱۱

بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ

اور انھیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی ف۱۱۲ اور ان پر اپنی کمائی ہوئی

مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ

برائیاں کھل گئیں ف۱۱۳ اور ان پر آ پڑا وہ جس کی ہنسی بناتے تھے ف۱۱۴ پھر جب آدمی کو

الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ

کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اُسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا

اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے ف۱۱۵ بلکہ وہ تو آزمائش ہے ف۱۱۶ مگر ان میں بہتوں کو علم

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

نہیں ف۱۱۷ ان سے اگلے بھی ایسے ہی کہہ چکے ف۱۱۸ تو اُن کا کمایا اُن کے کچھ کام نہ آیا۔

ف۱۰۶ آخرت میں۔

ف۱۰۷ اور وہ بہت تنگ دل اور پریشان ہوتے ہیں اور ناگواری کا اثر اُن کے چہروں پر ظاہر ہو جاتا ہے۔

ف۱۰۸ یعنی بتوں کا۔

ف۱۰۹ یعنی امر دین میں ابن مسیب سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔

ف۱۱۰ یعنی اگر بالفرض کافر تمام دُنیا کے اموال و ذخائر کے مالک ہوتے اور اتنا ہی اور بھی ان کے ملک میں ہوتا۔

ف۱۱۱ کہ کسی طرح یہ اموال دے کر انھیں اس عذاب عظیم سے رہائی مل جائے۔

ف۱۱۲ یعنی ایسے ایسے عذاب شدید جن کا انھیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گمان کرتے ہونگے کہ انکے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

ف۱۱۳ جو انھوں نے دنیا میں کی تھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور اس کے دوستوں پر ظلم کرنا وغیرہ۔

ف۱۱۴ یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کی ہنسی بنایا کرتے تھے وہ نازل ہو گیا اور اس میں گھر گئے۔

ف۱۱۵ یعنی میں معاش کا جو علم رکھتا ہوں اس کے ذریعہ سے میں نے یہ دولت کمائی، جیسا کہ قارون نے کہا تھا۔

ف۱۱۶ یعنی یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش و امتحان ہے کہ بندہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری۔

ف۱۱۷ کہ یہ نعمت و عطا استدراج و امتحان ہے۔

ف۱۱۸ یعنی یہ بات قارون نے بھی کہی تھی کہ یہ دولت مجھے اپنے علم کی بدولت ملی اور اس کی قوم اس کی اس بے ہودہ گوئی پر راضی رہی تھی تو وہ بھی قائلوں میں شمار ہوئی۔

يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

توان پر پڑ گئیں ان کی کمائیوں کی برائیاں ف۱۱۹ اور وہ جو ان میں ظالم ہیں عنقریب

مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

ان پر پڑیں گی ان کی کمائیوں کی برائیاں اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے ف۱۲۰

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ

کیا انھیں معلوم نہیں کہ اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ

اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے

اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اپنی جانوں پر زیادتی کی ف۱۲۱ اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بے شک اللہ سب

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْۤا

گناہ بخش دیتا ہے ف۱۲۲ بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب کی

اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا

طرف رجوع لاؤ ف۱۲۳ اور اس کے حضور گردن رکھو ف۱۲۴ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمھاری

تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ

مدد نہ ہو اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمھارے رب سے تمھاری طرف اُتاری گئی

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ

ف۱۲۵ قبل اس کے کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمھیں خبر نہ ہو ف۱۲۶ کہ کہیں

تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ

کوئی جان یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں ف۱۲۷ اور بیشک میں

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ

ہنسی بنایا کرتا تھا ف۱۲۸ یا کہے کہ اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں

ف۱۱۹ یعنی جو بدیاں انھوں نے کی تھیں ان کی سزائیں۔

ف۱۲۰ چنانچہ وہ سات برس قحط کی مصیبت میں مبتلا رکھے گئے۔

ف۱۲۱ گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہو کر۔

ف۱۲۲ اس کے جو کفر سے باز آئے شانِ نزول مشرکین میں سے چند آدمی سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ کا دین تو بیشک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں بہت سی معصیتوں میں مبتلا رہے ہیں کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۲۳ تائب ہو کر۔

ف۱۲۴ اور اخلاص کے ساتھ طاعت بجالاؤ۔

ف۱۲۵ وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔

ف۱۲۶ تم غفلت میں پڑے رہو اس لیے چاہیئے کہ پہلے سے ہوشیار رہو۔

ف۱۲۷ کہ اس کی طاعت بجا نہ لایا اور اس کے حق کو نہ پہچانا اور اس کی رضا جوئی کی فکر نہ کی۔

ف۱۲۸ اللہ تعالٰی کے دین کی اور اس کی کتاب کی۔

الْمُتَّقِينَ ۝٥٧ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً
ہوتا یا کہے جب عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے ف۱۲۹ کہ میں

فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝٥٨ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ
نیکیاں کروں ف۱۳۰ ہاں کیوں نہیں بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝٥٩ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى
تو تو نے انھیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا ف۱۳۱ اور قیامت کے دن تم دیکھو گے

الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ
انھیں جنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۱۳۲ کہ اُن کے منہ کالے ہیں کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں

مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ ۝٦٠ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ
نہیں ف۱۳۳ اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو اُن کی نجات کی جگہ ف۱۳۴

لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝٦١ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
نہ انھیں عذاب چھوئے اور نہ انھیں غم ہو اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝٦٢ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور وہ ہر چیز کا مختار ہے اسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝٦٣ قُلْ أَفَغَيْرَ
کنجیاں ف۱۳۵ اور جنھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں تم فرماؤ ف۱۳۶ تو

اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ۝٦٤ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَ
کیا اللہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہلو ف۱۳۷ اور بے شک وحی کی گئی تمھاری طرف

إِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ
اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب

لَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝٦٥ بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝٦٦
کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر والوں سے ہو ف۱۳۸

ف۱۲۹ اور دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے ف۱۳۰ ان باطل عذروں کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ہے جو اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے ف۱۳۱ یعنی تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں واضح کردی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت دی گئی باوجود اس کے تو نے حق کو چھوڑا اور اس کو قبول کرنے سے تکبر کیا گمراہی اختیار کی۔ جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی تو اب یہ تیرا کہنا غلط ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔

ف۱۳۲ اور شانِ الٰہی میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں۔ اس کیلیے شریک تجویز کیے اولاد بتائی اس کی صفات کا انکار کیا اس کا نتیجہ یہ ہے۔

ف۱۳۳ جو براہ تکبر ایمان نہ لائے۔

ف۱۳۴ اُنھیں جنت عطا فرمائے گا۔

ف۱۳۵ یعنی خزائنِ رحمت و رزق و بارش وغیرہ کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں وہی اُن کا مالک ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی تو فرمایا کہ مقالید سماوات و ارض یہ ہیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مراد یہ ہے کہ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی توحید و تمجید ہے یہ آسمان و زمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہیں جس مومن نے یہ کلمے پڑھے دارین کی بہتری پائے گا۔

ف۱۳۶ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کفار قریش سے جو آپ کو اپنے دین یعنی بُت پرستی کی طرف بلاتے ہیں۔

ف۱۳۷ جاہل اس واسطے فرمایا کہ انھیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں باوجودیکہ اس پر قطعی دلیلیں قائم ہیں۔

ف۱۳۸ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تجھ کو عطا فرمائیں اس کی طاعت بجا لا کر ان کی شکر گزاری کر۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور اُنھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا ف۱۳۹ اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دیگا۔

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ

اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ف۱۴۰ اور اُن کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

صُور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے ف۱۴۱ جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں

اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

مگر جسے اللہ چاہے ف۱۴۲ پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا ف۱۴۳ جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ف۱۴۴

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ

اور زمین جگمگا اُٹھے گی ف۱۴۵ اپنے رب کے نور سے ف۱۴۶ اور رکھی جائے گی کتاب ف۱۴۷ اور لائے جائیں گے انبیاء

وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ

اور یہ نبی اور اس کی اُمت کے ان پر گواہ ہوں گے ف۱۴۸ اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا

كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

اور ہر جان کو اس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے ف۱۴۹ اور کافر جہنم کی طرف ہانکے

كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ

جائیں گے ف۱۵۰ گروہ گروہ ف۱۵۱ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں

لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ

گے ف۱۵۲ اور اس کے داروغہ اُن سے کہیں گے کیا تمھارے پاس تمھیں میں سے وہ رسُول نہ آئے تھے جو تم پر تمھارے

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ

رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمھیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں ف۱۵۳ مگر عذاب کا قول کافروں

الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

پر ٹھیک اُترا ف۱۵۴ فرمایا جائے گا جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ

ف۱۳۹ جبھی تو شرک میں مبتلا ہوئے اگر عظمتِ الٰہی سے واقف ہوتے اور اس کا مرتبہ پہچانتے تو ایسا کیوں کرتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے عظمت و جلال کا بیان ہے ف۱۴۰ حدیث بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دستِ قدرت میں لے گا پھر فرمائیگا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں متکبر ملک و حکومت کے دعویدار پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے دوسرے دستِ مبارک میں لے گا اور یہی فرمائیگا پھر فرمائیگا۔ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ ف۱۴۱ یہ پہلے نفخہ کا بیان ہے اس نفخہ سے جو بے ہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہوں گے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ اس سے مر جائیں گے اور جن پر موت وارد ہو چکی پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں حیات عنایت کی وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء و شہداء اُن پر اس نفخہ سے بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہوگی اور جو لوگ قبروں میں مرے پڑے ہیں انھیں اس نفخہ کا شعور بھی نہ ہوگا (جمل وغیرہ)

ف۱۴۲ اس استثناء میں کون کون داخل ہے اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نفخۂ صعق سے تمام آسمان اور زمین والے مر جائیں گے سوائے جبریل و میکائیل و اسرافیل و ملک الموت کے پھر اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان جو چالیس برس کی مدت ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دے گا دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے لیے قرآن مجید میں بَلْ اَحْيَآءٌ آیا ہے حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حمائل کیے گرد عرش حاضر ہوں گے تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مستثنیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طور پر بیہوش ہو چکے ہیں اس لیے اس نفخہ سے آپ بیہوش نہ ہوں گے بلکہ آپ متیقظ و ہوشیار رہیں گے چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش و کرسی کے رہنے والے ہیں ضحاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں وہ اور جہنم کے سانپ بچھو ہیں (تفسیر کبیر و جمل)

ف۱۴۳ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جس سے مُردے زندہ کیے جائیں گے

ف۱۴۴ اپنی قبروں سے اور دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مبہوت کی طرح ہر طرف نگاہیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھیں گے یا یہ معنیٰ ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انھیں کیا معاملہ پیش آئے گا اور مومنین کی قبروں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائیں گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا۔

ف۱۴۵ بہت تیز روشنی سے یہاں تک کہ سرخی کی جھلک نمودار ہوگی یہ زمین کی دُنیا زمین نہ ہوگی بلکہ نئی ہی زمین ہوگی جو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کی محفل کے لیے پیدا فرمائے گا ف۱۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ چاند سورج کا نور نہ گا بلکہ یہ اور ہی نور ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اس سے زمین روشن ہو جائے گی (جمل) ف۱۴۷ یعنی اعمال کی کتاب حساب کے لیے اس سے مراد یا تو لوحِ محفوظ ہے جس میں دنیا کے جمیع احوال قیامت تک شرح و بسط کے ساتھ ثبت ہیں یا ہر شخص کا اعمال نامہ جو اس کے ہاتھ میں ہوگا ف۱۴۸ جو رسُولوں کی تبلیغ کی گواہی دیں گے ف۱۴۹ اس سے کچھ مخفی نہیں نہ اس کو شاہد و کاتب کی حاجت یہ سب حجت تمام کرنے کے لیے ہوں گے (جمل) ف۱۵۰ سختی کے ساتھ قیدیوں کی طرح ف۱۵۱ ہر ہر جماعت اور اُمت علیحدہ علیحدہ۔

ف۱۵۲ یعنی جہنم کے ساتوں دروازے کھولے جائیں گے جو پہلے سے بند تھے ف۱۵۳ بیشک انبیاء تشریف بھی لائے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام بھی سنائے اور اس دن سے بھی ڈرایا ف۱۵۴ کہ ہم پر ہماری بدنصیبی غالب آئی اور ہم نے گمراہی اختیار کی اور حسب ارشادِ الٰہی جہنم میں بھرے گئے۔

فِيهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۷۲﴾ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

رہنے تو کیا ہی بُرا ٹھکانا متکبروں کا۔ اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی

إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

سواریاں ف۱۵۵ گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے

خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ

کھلے ہوئے ہوں گے ف۱۵۶ اور اس کے داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ

لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ

رہنے۔ اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں

حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ

رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا ف۱۵۷ اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کیے

مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا ف۱۵۸ اور

بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۷۵﴾

کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ف۱۵۹

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مومن مکیہ ہے اور اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

حم ﴿۱﴾ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ

یہ کتاب اُتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ بخشنے

الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلَٰهَ

والا اور توبہ قبول کرنے والا ف۲ سخت عذاب کرنے والا ف۳ بڑے انعام والا ف۴ اس کے سوا

إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ

کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ف۵ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر کافر ف۶

ف۱۵۵ عزت و احترام اور لطف و کرم کے ساتھ۔

ف۱۵۶ ان کے عزت و احترام کے لیے اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دروازۂ جنت کے قریب ایک درخت ہے اس کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہیں مومن وہاں پہنچ کر ایک چشمہ میں غسل کریگا اس سے اس کا جسم پاک و صاف ہو جائے گا اور دوسرے چشمہ کا پانی پیے گا اُس سے اُس کا باطن پاکیزہ ہو جائیگا پھر فرشتے دروازۂ جنت پر استقبال کریں گے۔

ف۱۵۷ یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کا۔

ف۱۵۸ کہ مومنوں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

ف۱۵۹ اہلِ جنت جنت میں داخل ہو کر ادائے شکر کے لیے حمد الٰہی عرض کریں گے۔

ف۱ سورۂ مومن اس کا نام سورۂ غافر بھی ہے یہ سورۂ مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں نو رکوع اور پچاسی آیتیں اور ایک ہزار ایک سو ننانوے کلمے اور چار ہزار نو سو ساٹھ حرف ہیں۔

ف۲ ایمان داروں کی

ف۳ کافروں پر۔

ف۴ عارفوں پر۔

ف۵ بندوں کو آخرت میں۔

ف۶ یعنی قرآن پاک میں جھگڑا کرنا کافر کے سوا مومن کا کام نہیں ابوداؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے جھگڑے اور جدال سے مراد آیات الٰہیہ میں طعن کرنا اور تکذیب و انکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حل مشکلات و کشف معضلات کے لیے علمی و اصولی بحثیں جدال نہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآن پاک کو سحر کہتے کبھی شعر کبھی کہانت کبھی داستان۔

كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝٤ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ
تو اے سننے والے تجھے دھوکا نہ دے ان کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ف۷ ان سے پہلے نوح کی

قَوْمُ نُوحٍ وَّالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ
قوم اور ان کے بعد کے گروہوں ف۸ نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ قصد کیا کہ اپنے رسول کو

بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ ۖ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ
پکڑ لیں ف۹ اور باطل کے ساتھ جھگڑے کہ اس سے حق کو ٹال دیں ف۱۰ تو میں نے

الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٥ وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ
انھیں پکڑا پھر کیسا ہوا میرا عذاب ف۱۱ اور یوں ہی تمھارے رب

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۘ ۝٦ الَّذِينَ
کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی ہے کہ وہ دوزخی ہیں وہ جو

يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ
عرش اٹھاتے ہیں ف۱۲ اور جو اس کے گرد ہیں ف۱۳ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی

يُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا ۖ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ
پاکی بولتے ف۱۴ اور اس پر ایمان لاتے ف۱۵ اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں ف۱۶ اے رب ہمارے

رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ
تیرے رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے ف۱۷ تو انھیں بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے ف۱۸ اور

عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝٧ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ
انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب اور انھیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے اُن

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ
سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں ف۱۹ بیشک تو ہی

أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٨ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ
عزت و حکمت والا ہے اور انھیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اُس دن گناہوں کی شامت

ف۷ یعنی کافروں کا صحت و سلامتی کے ساتھ ملک ملک تجارتیں کرتے پھرنا اور نفع پانا تمھارے لیے باعث تردد نہ ہو کہ یہ کفر جیسا عظیم جرم کرنے کے بعد بھی عذاب سے امن میں رہے کیونکہ ان کا انجام کار خواری اور عذاب ہے پہلی اُمتوں میں بھی ایسے حالات گزر چکے ہیں۔
ف۸ عاد و ثمود و قوم لوط وغیرہ۔
ف۹ اور انھیں قتل اور ہلاک کر دیں۔
ف۱۰ جس کو انبیاء لائے ہیں۔
ف۱۱ کیا ان میں کا کوئی اس سے بچ سکا۔
ف۱۲ یعنی ملائکہ حاملین عرش جو اصحاب قرب اور ملائکہ میں اشرف و افضل ہیں۔
ف۱۳ یعنی جو ملائکہ کہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انھیں کرّوبی کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحب سیادت ہیں۔
ف۱۴ اور سبحان اللہ وبحمدہٖ کہتے۔
ف۱۵ اور اس کی وحدانیت کی تصدیق کرتے۔ شہر بن حوشب نے کہا کہ حاملین عرش آٹھ ہیں اُن میں سے چار کی تسبیح یہ ہے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کی یہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ
ف۱۶ اور بارگاہِ الٰہی میں اس طرح عرض کرتے ہیں۔
ف۱۷ یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے فائدہ دُعا سے پہلے عرض ثنا سے معلوم ہوا کہ آدابِ دُعا میں سے یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا کی جائے پھر مراد عرض کی جائے۔
ف۱۸ یعنی دین اسلام پر۔
ف۱۹ انھیں بھی داخل کر۔

وقف النبي صلى الله عليه وسلم
وقف لازم

فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۟۹ ع اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

سے بچائے تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی بڑی کامیابی ہے — بیشک جنہوں نے کفر کیا اُن کو ندا کی

یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى

جائے گی ف۲۰ کہ ضرور تم سے اللہ کی بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو جبکہ تم ف۲۱ ایمان

الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۟۱۰ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَ اَحْیَیْتَنَا

کی طرف بلائے جاتے تو تم کفر کرتے — کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبارہ مردہ کیا اور دوبارہ زندہ

اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ۟۱۱

کیا ف۲۲ اب ہم اپنے گناہوں پر مقر ہوئے تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے ف۲۳

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ

یہ اس پر ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم کفر کرتے ف۲۴ اور اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ۟۱۲ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ

ف۲۵ تو حکم اللہ کے لیے ہے جو سب سے بلند بڑا — وہی ہے کہ تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ف۲۶ اور تمھارے لیے

مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ۟۱۳ فَادْعُوا اللّٰهَ

آسمان سے روزی اُتارتا ہے ف۲۷ اور نصیحت نہیں مانتا ف۲۸ مگر جو رجوع لائے ف۲۹ تو اللہ کی بندگی کرو

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۟۱۴ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ

نرے اس کے بندے ہو کر ف۳۰ پڑے بُرا مانیں کافر — بلند درجے دینے والا ف۳۱ عرش

ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

کا مالک ایمان کی جان وحی ڈالتا ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں جس پر چاہے ف۳۲ کہ وہ

لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ۟۱۵ ۙ یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ۬ لَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ

ملنے کے دن سے ڈرائے ف۳۳ — جس دن وہ بالکل ظاہر ہو جائیں گے ف۳۴ اللہ پر ان کا کچھ حال

مِنْهُمْ شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۟۱۶ اَلْیَوْمَ تُجْزٰى

چھپا نہ ہوگا ف۳۵ آج کس کی بادشاہی ہے ف۳۶ ایک اللہ سب پر غالب کی ف۳۷ آج ہر جان اپنے

ف۲۰ روزِ قیامت جبکہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کی بدیاں ان پر پیش کی جائیں گی اور وہ عذاب دیکھیں گے تو فرشتے اُن سے کہیں گے ف۲۱ دُنیا میں ف۲۲ کیونکہ پہلے نطفۂ بے جان تھے اس موت کے بعد انھیں جان دے کر زندہ کیا پھر عمر پوری ہونے پر موت دی پھر بعث کے لیے زندہ کیا ف۲۳ اس کا جواب یہ ہوگا کہ تمھارے دوزخ سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں اور تم جس حال میں ہو جس عذاب میں مبتلا ہو اور اس سے رہائی کی کوئی راہ نہیں پا سکتے۔

ع ۹ | ۶

ف۲۴ یعنی اس عذاب اور اس کے دوامِ خلود کا سبب تمھارا یہ فعل ہے کہ جب توحیدِ الٰہی کا اعلان ہوتا اور لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا جاتا تو تم اس کا انکار کرتے اور کفر اختیار کرتے۔

ف۲۵ اور اس شرک کی تصدیق کرتے۔

ف۲۶ یعنی اپنی مصنوعات کے عجائب جو اس کے کمالِ قدرت پر دلالت کرتے ہیں مثل ہوا اور بادل اور بجلی وغیرہ کے۔

ف۲۷ مینہ برسا کر۔

ف۲۸ اور ان نشانیوں سے پند پذیر نہیں ہوتا۔

ف۲۹ تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور شرک سے تائب ہو۔

ف۳۰ شرک سے کنارہ کش ہو کر۔

ف۳۱ انبیاء و اولیاء و علماء کو جنّت میں۔

ف۳۲ یعنی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے منصبِ نبوت عطا فرماتا ہے اور جس کو نبی بناتا ہے اس کا کام ہوتا ہے۔

ف۳۳ یعنی خلقِ خدا کو روزِ قیامت کا خوف دلائے، جس دن اہلِ آسمان اور اہلِ زمین اور اولین و آخرین ملیں گے اور روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا۔

ف۳۴ قبروں سے نکل کر اور کوئی عمارت یا پہاڑ اور چھپنے کی جگہ اور آڑ نہ پائیں گے۔

ف۳۵ نہ اعمال نہ اقوال نہ دوسرے احوال اور اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز کبھی نہیں چھپ سکتی لیکن یہ دن ایسا ہوگا کہ ان لوگوں کے لیے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہوگی جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنے حال کو چھپا سکیں اور خلق کی فنا کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

ف۳۶ اب کوئی نہ ہوگا کہ جواب دے، خود ہی جواب میں فرمائے گا اللہ واحدٌ قہار کی اور ایک قول یہ ہے کہ روزِ قیامت جب تمام اولین و آخرین حاضر ہوں گے تو ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا آج کس کی بادشاہی ہے تمام خلق جواب دے گی لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اللہ واحد قہار کی جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے۔

ف۳۷ مومن تو یہ جواب بہت لذّت کے ساتھ عرض کریں گے، کیونکہ وہ دنیا میں یہی اعتقاد رکھتے تھے یہی کہتے تھے اور اسی کی بدولت انھیں مرتبے ملے اور کفار ذلت و ندامت کے ساتھ اس کا اقرار کریں گے اور دنیا میں اپنے منکر رہنے پر شرمندہ ہوں گے۔

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَ
کیے کا بدلہ پائے گی ف۳۸ آج کسی پر زیادتی نہیں بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے اور

اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ۵ مَا
اُنھیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے ف۳۹ جب دل گلوں کے پاس آ جائیں گے ف۴۰ غم

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ ؕ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ
میں بھرے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے ف۴۱ اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ

وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
ف۴۲ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے ف۴۳ اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کے سوا جن کو ف۴۴ پوجتے ہیں

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ ع
وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے ف۴۵ بیشک اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے ف۴۶

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
تو کیا اُنھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا اُن سے اگلوں کا

كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ
ف۴۷ ان کی قوت اور زمین میں جو نشانیاں چھوڑ گئے ف۴۸ اُن سے

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾
زائد تو اللہ نے انھیں ان کے گناہوں پر پکڑا اور اللہ سے ان کا کوئی بچانے والا نہ ہوا ف۴۹

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ
یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے ف۵۰ پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے

اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ
انھیں پکڑا بیشک اللہ زبردست عذاب والا ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن

سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ لا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ
سند کے ساتھ بھیجا فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ بولے جادوگر ہے بڑا

ف۳۸ نیک اپنی نیکی کا اور بد اپنی بدی کا۔
ف۳۹ اس سے روز قیامت مراد ہے۔
ف۴۰ شدت خوف سے نہ باہر ہی نکل سکیں نہ اندر ہی اپنی جگہ واپس جا سکیں۔
ف۴۱ یعنی کافر شفاعت سے محروم ہوں گے۔
ف۴۲ یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نامحرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا۔
ف۴۳ یعنی دلوں کے راز سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔
ف۴۴ یعنی جن بتوں کو یہ مشرکین۔
ف۴۵ کیونکہ نہ وہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت تو ان کی عبادت کرنا اور انھیں خدا کا شریک ٹھہرانا بہت ہی کھلا باطل ہے ع ۲
ف۴۶ اپنی مخلوق کے اقوال و افعال اور جملہ احوال کو۔
ف۴۷ جنھوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔
ف۴۸ قلعے اور محل اور نہریں اور حوض اور بڑی بڑی عمارتیں۔
ف۴۹ کہ عذاب الٰہی سے بچا سکتا عاقل کا کام ہے کہ دوسرے کے حال سے عبرت حاصل کرے اس عہد کے کافر یہ حالات دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے کیوں نہیں سوچتے کہ پچھلی قومیں ان سے زیادہ قوی و توانا اور صاحب ثروت و اقتدار ہونے کے باوجود اس عبرت ناک طریقہ پر تباہ کر دی گئیں یہ کیوں ہوا۔
ف۵۰ معجزات دکھاتے۔

ف۵۱ اور انہوں نے ہماری نشانیوں اور بُرہانوں کو جادو بتایا ف۵۲ یعنی نبی ہو کر پیام الٰہی لائے تو فرعون اور فرعونی ف۵۳ تاکہ لوگ حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے باز آئیں ف۵۴ کچھ بھی کارآمد نہیں بالکل نکما اور بیکار پہلے بھی فرعونیوں نے بحکم فرعون ہزارہا قتل کیے مگر قضاء الٰہی ہو کر رہی اور حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کو پروردگار عالم نے فرعون کے گھر میں پالا اس سے خدمتیں کرائیں جیسا وہ داؤں فرعونیوں کا بے کار گیا ایسے ہی اب ایمان والوں کو روکنے کے لیے پھر دوبارہ قتل شروع کرنا بے کار ہے حضرت مُوسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دین کا رواج اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اُسے کون روک سکتا ہے ف۵۵ اپنے گروہ سے ف۵۶ فرعون جب کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اس کی قوم کے لوگ اس کو اس سے منع کرتے اور کہتے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جس کا تجھے اندیشہ ہے یہ تو ایک معمولی جادوگر ہے اس پر تو ہم اپنے جادو سے غالب آجائیں گے اور اگر اس کو قتل کر دیا تو عام لوگ شبہہ میں پڑ جائیں گے کہ وہ شخص سچا تھا حق پر تھا تو دلیل سے اس کا مقابلہ کرنے میں عاجز ہوا جواب نہ دے سکا تو تو نے اُسے قتل کر دیا، لیکن حقیقت میں فرعون کا یہ کہنا کہ مجھے چھوڑ دو میں مُوسیٰ کو قتل کر دوں خالص دھمکی ہی تھی اس کو خود آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو معجزات آپ لائے ہیں وہ آیاتِ الٰہیہ ہیں سحر نہیں لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اگر آپ کے قتل کا ارادہ کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کرنے میں جلدی فرمائیں گے اس سے یہ بہتر ہے کہ طول بحث میں زیادہ وقت گزار دیا جائے اگر فرعون اپنے دل میں آپ کو نبی برحق نہ سمجھتا اور یہ نہ جانتا کہ ربّانی تائیدیں جو آپ کے ساتھ ہیں ان کا مقابلہ ناممکن ہے تو آپ کے قتل میں ہرگز تامل نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار سفاک ظالم بیدرد تھا ادنیٰ سی بات میں ہزارہا خون کر ڈالتا تھا۔

ع ۳ ۸

ف۵۷ جس کا اپنے آپ کو رسُول بتاتا ہے تاکہ اس کا ربّ اس کو ہم سے بچائے فرعون کا یہ مقولہ اس پر شاہد ہے کہ اس کے دل میں آپ کا اور آپ کی دعاؤں کا خوف تھا وہ اپنے دل میں آپ سے ڈرتا تھا ظاہری عزت بنی رکھنے کے لیے یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ قوم کے منع کرنے کے باعث حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کرتا۔

ف۵۸ اور تم سے فرعون پرستی اور بُت پرستی چھڑا دے۔

ف۵۹ جدال و قتال کر کے۔

ف۶۰ فرعون کی دھمکیاں سُن کر۔

ف۶۱ حضرت مُوسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی کلمہ تعلّی کا نہ فرمایا، بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہی اور اس پر بھروسا کیا، یہی خداشناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا ان مبارک جملوں میں کیسی نفیس ہدایتیں ہیں یہ فرمانا کہ میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں اور اس میں ہدایت ہے کہ رب ایک ہی ہے یہ بھی ہدایت ہے کہ جو اس کی پناہ میں آئے اس پر بھروسا کرے اور وہ اس کی مدد فرمائے کوئی اس کو ضرر نہیں پہنچا سکتا یہ بھی ہدایت ہے کہ اسی پر بھروسا کرنا شان بندگی ہے اور تمہارے رب فرمانے میں یہ بھی ہدایت ہے کہ اگر تم اس پر بھروسا کرو تو تمہیں بھی سعادت نصیب ہو ف۶۲ جن سے ان کا صدق ظاہر ہو گیا یعنی نبوت ثابت ہو گئی ف۶۳ مطلب یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ سچے ہوں گے یا جھوٹے اگر جھوٹے ہوں تو ایسے معاملہ میں جھوٹ بول کر اس کے وبال سے بچ نہیں سکتے ہلاک ہو جائیں گے اور اگر سچے ہیں تو جس عذاب کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں اس میں سے بالفعل کچھ تمہیں پہنچ ہی جائے گا کچھ پہنچنا اس لیے کہا کہ آپ کا وعدہ عذاب دُنیا و آخرت دونوں کو عام تھا اس میں سے بالفعل عذاب دُنیا ہی پیش آنا تھا ف۶۴ کہ خدا پر جھوٹ باندھے ف۶۵ یعنی مصر میں تو ایسا کام نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔

كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَآءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوٓا أَبْنَآءَ

جھوٹا ف۵۱ پھر جب وہ اُن پر ہمارے پاس سے حق لایا ف۵۲ بولے جو اس پر ایمان لائے

الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَآءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي

اُن کے بیٹے قتل کرو اور عورتیں زندہ رکھو ف۵۳ اور کافروں کا داؤں نہیں مگر بھٹکتا پھرتا ف۵۴

ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِيٓ أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُۥٓ ۖ

اور فرعون بولا ف۵۵ مجھے چھوڑو میں مُوسیٰ کو قتل کروں ف۵۶ اور وہ اپنے رب کو پکارے ف۵۷

إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾

میں ڈرتا ہوں کہیں وہ تمہارا دین بدل دے ف۵۸ یا زمین میں فساد چمکائے ف۵۹

وَقَالَ مُوسَىٰٓ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا

اور موسیٰ نے ف۶۰ کہا میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے کہ حساب کے

يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ

دن پر یقین نہیں لاتا ف۶۱ اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو

يَكْتُمُ إِيمَانَهُۥٓ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ

چھپاتا تھا کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ

جَآءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُۥ ۖ وَ

روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے ف۶۲ اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان

إِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا

کی غلط گوئی کا وبال اُن پر اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا کچھ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں ف۶۳ بیشک

يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

اللہ راہ نہیں دیتا اُسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو ف۶۴ اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے اس

ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللَّهِ إِن جَآءَنَا ۚ

زمین میں غلبہ رکھتے ہو ف۶۵ تو اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر آئے

قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ

فرعون بولا میں تو تمھیں وہی سمجھاتا ہوں جو میری سوجھ ہے ف۶۶ اور میں تمھیں وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی

الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

راہ ہے اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم مجھے تم پر ف۶۷ اگلے گروہوں کے دن کا سا

مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ

خوف ہے ف۶۸ جیسا دستور گزرا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود

وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ

اور ان کے بعد اوروں کا ف۶۹ اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا ف۷۰ اور اے میری

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ

قوم میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی ف۷۱ جس دن پیٹھ دے کر بھاگو گے ف۷۲ اللہ سے ف۷۳

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَ

تمھیں کوئی بچانے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اُس کا کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور

لَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا

بیشک اس سے پہلے ف۷۴ تمھارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر آئے تو تم اُن کے لائے ہوئے سے شک

جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ

ہی میں رہے یہاں تک کہ جب انھوں نے انتقال فرمایا تم بولے ہرگز اب اللہ کوئی رسول نہ

رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ

بھیجے گا ف۷۵ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے اُسے جو حد سے بڑھنے والا شک لانیوالا ہے ف۷۶ وہ جو اللہ کی

يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں ف۷۷ بے کسی سند کے کہ انھیں ملی ہو کس قدر سخت بیزاری کی بات ہے

وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ

اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک اللہ یونہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر

ف۶۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کردینا۔

ف۶۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے اور اُن کے درپے ہونے سے۔

ف۶۸ جنھوں نے رسُولوں کی تکذیب کی۔

ف۶۹ کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرتے رہے اور ہر ایک کو عذاب الٰہی نے ہلاک کیا۔

ف۷۰ بغیر گناہ کے ان پر عذاب نہیں فرماتا اور بغیر اقامت حجت کے ان کو ہلاک نہیں کرتا۔

ف۷۱ وہ قیامت کا دن ہوگا قیامت کے دن کو یوم التناد یعنی پکار کا دن اس لیے کہا جاتا ہے کہ اُس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی ہر شخص اپنے سرگروہ کے ساتھ اور ہر جماعت اپنے امام کے ساتھ بلائی جائے گی جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے سعادت و شقاوت کی ندائیں کی جائیں گی کہ فلاں سعید ہوا اب کبھی شقی نہ ہوگا اور فلاں شقی ہوگیا اب کبھی سعید نہ ہوگا اور جس وقت موت ذبح کی جائے گی اُس وقت ندا کی جائے گی کہ اے اہل جنت اب دوام ہے موت نہیں اور اے اہل دوزخ اب دوام ہے موت نہیں۔

ف۷۲ موقف حساب سے دوزخ کی طرف۔

ف۷۳ یعنی اس کے عذاب سے۔

ف۷۴ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل۔

ف۷۵ یہ بے دلیل بات تم نے یعنی تمھارے پہلوں نے خود گڑھی تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کرو اور انھیں جھٹلاؤ تو تم کفر پر قائم رہے حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوّت میں شک کرتے رہے اور بعد والوں کی نبوّت کے انکار کے لیے تم نے یہ منصوبہ بنالیا کہ اب اللہ تعالیٰ کوئی رسُول ہی نہ بھیجے گا۔

ف۷۶ اُن چیزوں میں جن پر روشن دلیلیں شاہد ہیں۔

ف۷۷ انھیں جھٹلا کر۔

جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ

اور فرعون بولا ف۷۹ اے ہامان میرے لیے اونچا محل بنا شاید میں پہنچ جاؤں راستوں ف۷۸

الْأَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ أَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي

تک کا ہے کے راستے آسمانوں کے تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور بیشک میرے

لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ

گمان میں تو وہ جھوٹا ہے ف۸۰ اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام ف۸۱ بھلا کر دکھایا گیا ف۸۲

عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ الَّذِي

اور وہ راستے سے روکا گیا اور فرعون کا داؤں ف۸۳ ہلاک ہونے ہی کو تھا اور وہ ایمان والا

آمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ يٰقَوْمِ إِنَّمَا هٰذِهِ

بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو میں تمھیں بھلائی کی راہ بتاؤں اے میری قوم یہ دنیا کا جینا

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ

تو کچھ برتنا ہی ہے ف۸۴ اور بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ف۸۵ جو برا کام کرے

سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ

تو اُسے بدلہ نہ ملے گا مگر اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ

اور ہو مسلمان ف۸۶ تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے

حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى

ف۸۷ اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا میں تمھیں بلاتا ہوں نجات کی طرف ف۸۸ اور تم مجھے بلاتے ہو

النَّارِ ﴿٤١﴾ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ

دوزخ کی طرف ف۸۹ مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو اللہ کا شریک کروں جو میرے

وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ

علم میں نہیں اور میں تمھیں اس عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف مجھے بلاتے ہو ف۹۰

ف۷۸ کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔

ف۷۹ براہ جہل وفریب اپنے وزیر سے۔

ف۸۰ یعنی موسیٰ میرے سوا اور خدا بتانے میں اور یہ بات فرعون نے اپنی قوم کو فریب دینے کے لیے کہی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور فرعون اپنے آپ کو فریب کاری کے لیے معبود ٹھہراتا ہے (اس واقعہ کا بیان سورۂ قصص میں گزر چکا)

ع ۹ ۴

ف۸۱ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور اس کے رسول کو جھٹلانا۔

ف۸۲ یعنی شیطانوں نے وسوسے ڈال کر اس کی برائیاں اس کی نظر میں بھلی کر دکھائیں۔

ف۸۳ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آیات کو باطل کرنے کے لیے اس نے اختیار کیا۔

ف۸۴ یعنی تھوڑی مدت کے لیے ناپائیدار نفع ہے جس کو بقا نہیں۔

ف۸۵ مراد یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی و جاودانی ہی بہتر اس کے بعد نیک اور بد اعمال اور ان کے انجام بتائے۔

ف۸۶ کیونکہ اعمال کی مقبولیت ایمان پر موقوف ہے۔

ف۸۷ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

ف۸۸ جنت کی طرف ایمان و طاعت کی تلقین کر کے۔

ف۸۹ کفر و شرک کی دعوت دے کر۔

ف۹۰ یعنی بت کی طرف۔

النصف

ف۹۱ کیونکہ وہ جماد بے جان ہے ف۹۲ وہی ہمیں جزا دے گا ف۹۳ یعنی کافر ف۹۴ یعنی نزولِ عذاب کے وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے اور اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا یہ سُن کر اُن لوگوں نے اس مومن کو دھمکایا کہ اگر تو ہمارے دین کی مخالفت کرے گا تو ہم تیرے ساتھ بُرے پیش آئیں گے اس کے جواب میں اس نے کہا۔

لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَ

اُسے بلانا کہیں کام کا نہیں دنیا میں نہ آخرت میں ف۹۱ اور یہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف

اَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ

ہے ف۹۲ اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ف۹۳ ہی دوزخی ہیں۔ تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا

اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ

ہوں اُسے یاد کرو گے ف۹۴ اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ف۹۵ تو اللہ نے اُسے

سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ ۚ اَلنَّارُ

بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے ف۹۶ اور فرعون والوں کو بُرے عذاب نے آگھیرا ف۹۷ آگ جس

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا

پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں ف۹۸ اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون

اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ

والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو اور ف۹۹ جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے

فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

تو کمزور اُن سے کہیں گے جو بڑے بنتے تھے، ہم تمہارے تابع تھے ف۱۰۰ تو کیا تم ہم

اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

سے آگ کا کوئی حصہ گھٹا لو گے وہ تکبر والے بولے ف۱۰۱

اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

ہم سب آگ میں ہیں ف۱۰۲ بیشک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ف۱۰۳ اور جو آگ میں

فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ

ہیں اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دُعا کرو، ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کر

الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا

دے ف۱۰۴ انھوں نے کہا کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں نہ لاتے تھے ف۱۰۵ بولے

ف۹۵ اور ان کے اعمال و احوال کو جانتا ہے، پھر وہ مومن ان میں سے نکل کر پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وہاں نماز میں مشغول ہوگیا فرعون نے ہزار آدمی اس کی جستجو میں بھیجے، اللہ تعالیٰ نے درندے اس کی حفاظت پر مامور کر دیئے، جو فرعونی اس کی طرف آیا درندوں نے اُسے ہلاک کیا اور جو واپس گیا اور اس نے فرعون سے حال بیان کیا، فرعون نے اس کو سولی دے دی تاکہ یہ حال مشہور نہ ہو۔

ف۹۶ اور اس نے حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر نجات پائی اگرچہ وہ فرعون کی قوم کا تھا۔

ف۹۷ دُنیا میں تو یہ عذاب کہ وہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے اور آخرت میں دوزخ۔

ف۹۸ اس میں جلائے جاتے ہیں، حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا فرعونیوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے قالب میں ہر روز دو مرتبہ صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں اور اُن سے کہا جاتا ہے کہ یہ آگ تمہارا مقام ہے اور قیامت تک ان کے ساتھ یہی معمول رہے گا۔ مسئلہ اس آیت سے عذابِ قبر کے ثبوت پر استدلال کیا جاتا ہے، بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے، جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تا آنکہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کی طرف اُٹھائے۔

ف۹۹ ذکر فرمایئے اے سیدِ انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قوم سے جہنّم کے اندر کفار کے آپس میں جھگڑنے کا حال کہ۔

ف۱۰۰ دنیا میں اور تمھاری بدولت ہی کافر بنے۔

ف۱۰۱ یعنی کافروں کے سردار جواب دیں گے۔

ف۱۰۲ ہر ایک اپنی مصیبت میں گرفتار ہم میں سے کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا۔

ف۱۰۳ ایمان داروں کو اس نے جنّت میں داخل کر دیا۔ اور کافروں کو جہنم میں جو ہونا تھا ہو چکا۔

ف۱۰۴ یعنی دُنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے ف۱۰۵ کیا انھوں نے ظاہر معجزات پیش نہ کیے تھے، یعنی اب تمہارے لیے جائے عُذر باقی نہ رہی۔

بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّا

کیوں نہیں وٖ۱۰ بولے تو تمھیں دُعا کرو وٖ۱۰۷ اور کافروں کی دُعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو بیشک ضرور

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ

ہم اپنے رسُولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی وٖ۱۰۸ دُنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ

الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ۙ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ

کھڑے ہوں گے وٖ۱۰۹ جس دن ظالموں کو ان کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے وٖ۱۱۰ اور اُن کے لیے

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا

لعنت ہے اور اُن کے لیے بُرا گھر وٖ۱۱۱ اور بے شک ہم نے مُوسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی وٖ۱۱۲ اور بنی اسرائیل کو

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ۙ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

کتاب کا وارث کیا وٖ۱۱۳ عقل مندوں کی ہدایت اور نصیحت کو تو اے محبوب

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

تم صبر کرو وٖ۱۱۴ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے وٖ۱۱۵ اور اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو وٖ۱۱۶ اور اپنے

رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ

رب کی تعریف کرتے ہوئے صبح اور شام اس کی پاکی بولو وٖ۱۱۷ وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بے کسی

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ

سند کے جو انھیں ملی ہو وٖ۱۱۸ ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس وٖ۱۱۹ جسے نہ

بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ

پہنچیں گے وٖ۱۲۰ تو تم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو وٖ۱۲۱ بے شک وہی سُنتا دیکھتا ہے بے شک

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی وٖ۱۲۲ لیکن بہت لوگ

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۵ وَالَّذِيْنَ

نہیں جانتے وٖ۱۲۳ اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں وٖ۱۲۴ اور نہ وہ جو

وٖ۱۰۶ یعنی کافر انبیاء کے تشریف لانے اور اپنے کفر کرنے کا اقرار کریں گے وٖ۱۰۷ ہم کافر کے حق میں دُعا نہ کریں گے اور تمھارا دُعا کرنا بھی بے کار ہے وٖ۱۰۸ ان کو غلبہ عطا فرما کر اور حجت قویہ دے کر اور ان کے دشمنوں سے انتقام لے کر۔

ع ۱۳ ۵ ۱۰

وٖ۱۰۹ وہ قیامت کا دن ہے کہ ملائکہ رسُولوں کی تبلیغ اور کفّار کی تکذیب کی شہادت دیں گے۔

وٖ۱۱۰ اور کافروں کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا۔

وٖ۱۱۱ یعنی جہنم وٖ۱۱۲ یعنی توریت و معجزات۔

وٖ۱۱۳ یعنی توریت کا یا ان کے انبیاء پر نازل شدہ تمام کتابوں کا وٖ۱۱۴ اپنی قوم کی ایذاء پر۔

وٖ۱۱۵ وہ آپ کی مدد فرمائے گا، آپ کے دین کو غالب کرے گا آپ کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا، کلبی نے کہا کہ آیت صبر آیت قتال سے منسوخ ہوگئی۔

وٖ۱۱۶ یعنی اپنی اُمّت کے (مدارک)

وٖ۱۱۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مداومت رکھو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے پانچوں نمازیں مراد ہیں۔

وٖ۱۱۸ ان جھگڑا کرنے والوں سے کفارِ قریش مراد ہیں۔

وٖ۱۱۹ اور ان کا یہی تکبر ان کے تکذیب و انکار اور کفر کے اختیار کرنے کا باعث ہوا کہ انھوں نے یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی ان سے اونچا ہو۔ اس لیے سیّد انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت کی باہیں خیال فاسد کہ اگر آپ کو نبی مان لیں گے تو اپنی بڑائی جاتی رہے گی اور اُمتی اور چھوٹا بننا پڑے گا اور ہوس رکھتے ہیں بڑے بننے کی۔

وٖ۱۲۰ اور بڑائی میسّر نہ آئے گی بلکہ حضور کی مخالفت و انکار ان کے حق میں ذلّت اور رسوائی کا سبب ہوگا۔

وٖ۱۲۱ حاسدوں کے مکر و کید سے۔

وٖ۱۲۲ یہ آیت منکرین بعث کے رد میں نازل ہوئی ان پر حجت قائم کی گئی کہ جب تم آسمان و زمین کی پیدائش پر باوجود ان کی اس عظمت اور بڑائی کے اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہو تو پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دینا اس کی قدرت سے کیوں بعید سمجھتے ہو۔

وٖ۱۲۳ بہت لوگوں سے مراد یہاں کفار ہیں اور ان کے انکارِ بعث کا سبب اُن کی بے علمی ہے کہ وہ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہونے سے بعث پر استدلال نہیں کرتے تو وہ مثل اندھے کے ہیں اور جو مخلوقات کے وجود سے خالق کی قدرت پر استدلال کرتے ہیں۔ وہ مثل بینا کے ہیں وٖ۱۲۴ یعنی جاہل و عالم یکساں نہیں۔

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بدکار ف۱۲۵ کتنا کم دھیان کرتے ہو

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں

یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ

لاتے ف۱۲۶ اور تمہارے ربّ نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا ف۱۲۷ بیشک وہ جو

یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾ ع

میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہوکر

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

اللہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اُس میں آرام پاؤ اور دن بنایا آنکھیں کھولتا ف۱۲۸

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے لیکن بہت آدمی شکر

یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

نہیں کرتے وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

تو کہاں اوندھے جاتے ہو ف۱۲۹ یونہی اوندھے ہوتے ہیں ف۱۳۰ وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار

یَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً

کرتے ہیں ف۱۳۱ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین ٹھہراؤ بنائی ف۱۳۲ اور آسمان چھت

وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ

ف۱۳۳ اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں ف۱۳۴ اور تمہیں ستھری چیزیں ف۱۳۵ روزی دیں

اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

یہ ہے اللہ تمہارا ربّ تو بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا وہی زندہ ہے ف۱۳۶ اس کے سوا کسی

ف۱۲۵ یعنی مومن صالح اور بدکار یہ دونوں بھی برابر نہیں۔

ف۱۲۶ مرنے کے بعد زندہ کیے جانے پر یقین نہیں کرتے

ف۱۲۷ اللہ تعالیٰ بندوں کی دُعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور اُن کے قبول کے لیے چند شرطیں ہیں ایک اخلاص دُعا میں، دوسرے یہ کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو، تیسرے یہ کہ وہ دُعا کسی امر ممنوع پر مشتمل نہ ہو چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے دُعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ دُعا کرنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دیدی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کردیا جاتا ہے آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دُعا سے مراد عبادت ہے اور قرآن کریم میں دُعا بمعنی عبادت بہت جگہ وارد ہے حدیث شریف میں ہے اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ابوداؤد و ترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہیں ثواب دوں گا۔

ع ۶ / ۱۱ — وقف لازم

ف۱۲۸ کہ اس میں اپنے کام باطمینان انجام دو۔

ف۱۲۹ کہ اس کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے باوجودیکہ دلائل قائم ہیں۔

ف۱۳۰ اور حق سے پھرتے ہیں باوجود دلائل قائم ہونے کے

ف۱۳۱ اور ان میں حق جو یا نہ نظر و تامل نہیں کرتے۔

ف۱۳۲ کہ وہ تمہاری قرارگاہ ہو زندگی میں بھی اور بعد موت بھی

ف۱۳۳ کہ اس کو مثل قبہ کے بلند فرمایا۔

ف۱۳۴ کہ تمہیں راست قامت پاکیزہ رو متناسب الاعضا کیا بہائم کی طرح نہ بنایا کہ اوندھے چلتے۔

ف۱۳۵ نفیس ماکل و مشارب۔

ف۱۳۶ کہ اس کی فنا محال ہے۔

هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾

کی بندگی نہیں تو اُسے پوجو نرے اُسی کے بندے ہوکر سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں کہ انھیں پوجوں جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۳۷ جب کہ میرے

لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ٘ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ

پاس روشن دلیلیں ف۱۳۸ میرے رب کی طرف سے آئیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ ربّ العالمین کے

الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

حضور گردن رکھوں وہی ہے جس نے تمھیں ف۱۳۹ مٹی سے بنایا پھر ف۱۴۰ پانی کی بوند سے

ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ

ف۱۴۱ پھر خون کی پھٹک سے پھر تمھیں نکالتا ہے بچہ پھر تمھیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی کو

لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا

پہنچو ف۱۴۲ پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اُٹھا لیا جاتا ہے ف۱۴۳ اور اس لیے کہ تم ایک

اَجَلًا مُّسَمًّی وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ

مقرر وعدہ تک پہنچو ف۱۴۴ اور اس لیے کہ سمجھو ف۱۴۵ وہی ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے

فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَی

پھر جب کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا جبھی وہ ہو جاتا ہے ف۱۴۶ کیا تم نے انھیں

الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰی یُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ الَّذِیْنَ

نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ف۱۴۷ کہاں پھیرے جاتے ہیں ف۱۴۸ وہ جنھوں نے

كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ۫ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾

جھٹلائی کتاب ف۱۴۹ اور جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا ف۱۵۰ وہ عنقریب جان جائیں گے

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ لا فِی الْحَمِیْمِ ۙ

ف۱۵۱ جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں ف۱۵۲ گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں

ف۱۳۷ شانِ نزول کفار نابکار نے براہِ جہالت و گمراہی اپنے دین باطل کی طرف حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دی تھی اور آپ سے بُت پرستی کی درخواست کی تھی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱۳۸ عقل و وحی کی توحید پر دلالت کرنے والی۔

ف۱۳۹ یعنی تمھارے اصل اور تمھارے جدّ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو۔

ف۱۴۰ بعد حضرت آدم علیہ السّلام کے ان کی نسل کو۔

ف۱۴۱ یعنی قطرۂ منی سے۔

ف۱۴۲ اور تمھاری قوت کامل ہو۔

ف۱۴۳ یعنی بڑھاپے یا جوانی کو پہنچنے سے قبل ہی یہ اس لیے کیا کہ تم زندگانی کرو۔

ف۱۴۴ زندگانی کے وقت محدود تک۔

ف۱۴۵ دلائل توحید کو اور ایمان لاؤ۔

ف۱۴۶ یعنی اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ اس نے ارادہ فرمایا اور شے موجود ہوئی نہ کوئی کلفت ہے نہ مشقت ہے نہ کسی سامان کی حاجت یہ اس کے کمال قدرت کا بیان ہے۔

ف۱۴۷ یعنی قرآن پاک میں۔

ف۱۴۸ ایمان اور دین حق سے۔

ف۱۴۹ یعنی کفار جنھوں نے قرآن شریف کی تکذیب کی۔

ف۱۵۰ اس کی بھی تکذیب کی اور اس کے رسولوں کے ساتھ جو چیز بھیجی اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ عقاید حقہ جو تمام انبیاء نے پہنچائے مثل توحید الٰہی اور بعث بعد موت کے۔

ف۱۵۱ اپنی تکذیب کا انجام۔

ف۱۵۲ اور ان زنجیروں سے۔

ع ۸/۱۲

معانقة ۱۴ لا

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾

پھر آگ میں دھکائے جائیں گے ف۱۵۳ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جو تم شریک بتاتے تھے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ

ف۱۵۴ اللہ کے مقابل کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے ف۱۵۵ بلکہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے ف۱۵۶

شَيْـًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ

اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو یہ ف۱۵۷ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں باطل

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

پر خوش ہوتے تھے ف۱۵۸ اور اس کا بدلہ ہے جو تم اتراتے تھے جاؤ جہنم کے دروازوں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ

میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی بُرا ٹھکانا مغروروں کا ف۱۵۹ تو تم صبر کرو

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

بیشک اللہ کا وعدہ ف۱۶۰ سچا ہے تو اگر ہم تمھیں دکھا دیں ف۱۶۱ کچھ وہ چیز جس کا انھیں

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ

وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۶۲ یا تمھیں پہلے ہی وفات دیں بہرحال انھیں ہماری ہی طرف پھرنا ف۱۶۳ اور بیشک ہم نے

مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ

تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا ف۱۶۴ اور کسی کا احوال نہ بیان فرمایا ف۱۶۵

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

اور کسی رسول کو نہیں پہنچتا کہ کوئی نشانی لے آئے بے حکم خدا کے پھر جب اللہ کا حکم

اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع اَللّٰهُ

آئے گا ف۱۶۶ سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا ف۱۶۷ اور باطل والوں کا وہاں خسارہ اللہ ہے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾

جس نے تمھارے لیے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ۔

ف۱۵۳ اور وہ آگ باہر سے بھی انھیں گھیرے ہوگی اور اُن کے اندر بھی بھری ہوگی (اللہ تعالیٰ کی پناہ)

ف۱۵۴ یعنی وہ بُت کیا ہوئے جن کی تم عبادت کرتے تھے۔

ف۱۵۵ کہیں نظر ہی نہیں آتے۔

ف۱۵۶ بتوں کی پرستش کا انکار کر جائیں گے پھر بُت حاضر کیے جائیں گے اور کفّار سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمھارے یہ معبود سب جہنم کا ایندھن ہو، بعض مفسرین نے فرمایا، کہ جہنمیوں کا یہ کہنا کہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اس کے یہ معنی ہیں کہ اب ہمیں ظاہر ہوگیا کہ جنھیں ہم پوجتے تھے وہ کچھ نہ تھے کہ کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے۔

ف۱۵۷ یعنی یہ عذاب جس میں تم مبتلا ہو۔

ف۱۵۸ یعنی شرک وبُت پرستی وانکار بعث پر۔

ف۱۵۹ جنھوں نے تکبر کیا اور حق کو قبول نہ کیا۔

ف۱۶۰ کفار پر عذاب فرمانے کا۔

ف۱۶۱ تمھاری وفات سے پہلے۔

ف۱۶۲ انواع عذاب سے مثل بدر میں مارے جانے کے جیسا کہ یہ واقع ہوا۔

ف۱۶۳ اور عذاب شدید میں گرفتار ہونا۔

ف۱۶۴ اس قرآن میں صراحت کے ساتھ۔

ف۱۶۵ قرآن شریف میں تفصیلاً وصراحۃً (مرقاۃ) اور ان تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے نشانی اور معجزات عطا فرمائے اور ان کی قوموں نے ان سے مجادلہ کیا اور انھیں جھٹلایا۔ اس پر ان حضرات نے صبر کیا۔ اس تذکرہ سے مقصود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں اور جیسی ایذائیں پہنچ رہی ہیں پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں۔ انھوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیں۔

ف۱۶۶ کفار پر عذاب نازل کرنے کی بابت۔

ف۱۶۷ رسولوں کے اور ان کی تکذیب کرنے والوں کے درمیان۔

وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَ

اور تمہارے لیے ان میں کتنے فائدے ہیں ف ١٦٨ اور اس لیے کہ تم ان کی پیٹھ پر اپنے دل کی مرادوں کو

عَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٨٠﴾ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ ۖ فَأَيَّ آيَاتِ

پہنچو ف ١٦٩ اور ان پر ف ١٧٠ اور کشتیوں پر ف ١٧١ سوار ہوتے ہو اور وہ تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ف ١٧٢ تو اللہ

اللَّهِ تُنكِرُونَ ﴿٨١﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ

کی کونسی نشانی کا انکار کروگے ف ١٧٣ کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ

انجام ہوا وہ ان سے بہت تھے ف ١٧٤ اور ان کی قوت ف ١٧٥

أَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا

اور زمین میں نشانیاں ان سے زیادہ ف ١٧٦ تو اُن کے کیا کام آیا جو انھوں نے

يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا

کمایا ف ١٧٧ تو جب ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لائے تو وہ اسی

عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨٣﴾

پر خوش رہے جو ان کے پاس دُنیا کا علم تھا ف ١٧٨ اور انھیں پر اُلٹ پڑا جس کی ہنسی بناتے تھے ف ١٧٩

فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا

پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جو اس کے شریک کرتے

كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا

تھے اُن سے منکر ہُوئے ف ١٨٠ تو ان کے ایمان نے انھیں کام نہ دیا جب انھوں نے

رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَ

ہمارا عذاب دیکھ لیا اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں گزر چکا ف ١٨١ اور

خَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾

وہاں کافر گھاٹے میں رہے ف ١٨٢

ف ١٦٨ کہ اُن کے دودھ اور اُون وغیرہ کام میں لاتے ہو اور اُن کی نسل سے نفع اُٹھاتے ہو۔

ف ١٦٩ یعنی اپنے سفروں میں اپنے وزنی سامان اُن کی پیٹھ پر لاد کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتے ہو۔

ف ١٧٠ خشکی کے سفروں میں۔

ف ١٧١ دریائی سفروں میں۔

ف ١٧٢ جو اس کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں

ف ١٧٣ یعنی وہ نشانیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں کہ اُن کے انکار کی کوئی صورت ہی نہیں۔

ف ١٧٤ تعداد ان کی کثیر تھی۔

ف ١٧٥ اور جسمانی طاقت بھی ان سے زیادہ تھی۔

ف ١٧٦ یعنی ان کے محل اور عمارتیں وغیرہ۔

ف ١٧٧ معنی یہ ہیں کہ اگر یہ لوگ زمین میں سفر کرتے تو انھیں معلوم ہو جاتا کہ منکرین متمردین کا کیا انجام ہوا اور وہ کس طرح ہلاک و برباد ہوئے اور ان کی تعداد ان کے زور ان کے مال کچھ بھی اُن کے کام نہ آسکے۔

ف ١٧٨ اور انھوں نے علم انبیاء کی طرف التفات نہ کیا اس کی تحصیل اور اس سے انتفاع کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اس کو حقیر جانا اور اس کی ہنسی بنائی اور اپنے دنیوی علم کو جو حقیقت میں جہل ہے پسند کرتے رہے۔

ف ١٧٩ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب۔

ف ١٨٠ یعنی جن بتوں کو اس کے سوا پوجتے تھے ان سے بیزار ہوئے۔

ف ١٨١ یہی ہے کہ نزول عذاب کے وقت ایمان لانا نافع نہیں ہوتا اس وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ رسولوں کو جھٹلانے والوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔

ف ١٨٢ یعنی ان کا گھاٹا اور ٹوٹا اچھی طرح ظاہر ہو گیا۔

ع ٩ / ٧ / ١٤

ف۱ اس سُورت کا نام سورۂ فصّلت بھی ہے اور سورۂ سجدہ وسورۂ مصابیح بھی ہے یہ سُورت مکیہ ہے اس میں چھ[۶] رکوع چوّن[۵۴] آیتیں اور سات سو چھیانوے[۷۹۶] کلمے اور تین ہزار تین سو پچاس[۳۳۵۰] حرف ہیں ف۲ احکام وامثال ومواعظ ووعدو وعید وغیرہ کے بیان میں ف۳ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ثواب کی ف۴ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب کا ف۵ تو جبر سے قبول کا سُننا ف۶ مشرکین حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ف۷ ہم اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے یعنی توحید وایمان کو ف۸ ہم بہرے ہیں آپ کی بات ہمارے سُننے میں نہیں آتی اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان وتوحید کے قبول کرنے کی توقع نہ رکھیئے ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم بمنزلہ اس شخص کے ہیں جو نہ سمجھتا ہو نہ سنتا ہو ف۹ یعنی دینی مخالفت تو ہم آپ کی بات ماننے والے نہیں۔

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حٰم سجدہ مکیہ ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ چوّن[۵۴] آیتیں اور چھ[۶] رکوع ہیں

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ

یہ اُتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا ایک کتاب ہے جس کی آیتیں

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۳ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ

مفصل فرمائی گئیں ف۲ عربی قرآن عقل والوں کیلئے خوشخبری دیتا ف۳ اور ڈر سناتا ف۴ تو اُن میں اکثر نے منہ پھیرا

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۴ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ

تو وہ سنتے ہی نہیں ف۵ اور بولے ف۶ ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے جس کی طرف

وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

تم ہمیں بلاتے ہو ف۷ اور ہمارے کانوں میں ٹینٹ ہے ف۸ اور ہمارے اور تمہارے درمیان روک ہے ف۹ تو تم

عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ

اپنا کام کرو ہم اپنا کام کرتے ہیں ف۱۰ تم فرماؤ ف۱۱ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں ف۱۲ مجھے وحی ہوتی ہے

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝۶

کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو ف۱۳ اور اس سے معافی مانگو ف۱۴ اور خرابی ہے شرک

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۷ اِنَّ

والوں کو وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ف۱۵ اور وہ آخرت کے منکر ہیں ف۱۶ بیشک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸ قُلْ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے بے انتہا ثواب ہے ف۱۷ تم فرماؤ

اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ

کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی ف۱۸ اور اس کے

لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۹ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ

ہمسر ٹھہراتے ہو ف۱۹ وہ ہے سارے جہان کا رب ف۲۰ اور اس میں ف۲۱ اس کے اوپر سے لنگر ڈالے ف۲۲

ف۱۰ یعنی تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر قائم ہیں یا یہ معنی ہیں کہ تم سے ہمارا کام بگاڑنے کی جو کوشش ہو سکے وہ کرو ہم بھی تمہارے خلاف جو ہو سکے گا کریں گے۔

ف۱۱ اے اکرم الخلق سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براہ تواضع ان لوگوں کے ارشادات وہدایات کے لیے کہ۔

ف۱۲ ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات بھی سُنی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مغایرت بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو بجائے میرے کوئی غیر جنس جن یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ ان کی بات سننے میں آئے نہ ہم ان کے کلام کو سمجھ سکیں، ہمارے اُن کے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہیئے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہیئے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اس لیے کہ میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے فائدہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلحاظ ظاہر اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ فرمانا حکمت ہدایت وارشاد کے لیے بطریق تواضع ہے اور جو کلمات تواضع کے لیے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے علو منصب کی دلیل ہوتے ہیں چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈھنا ترک ادب اور گستاخی ہوتا ہے تو کسی اُمتی کو روا نہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مماثل ہونے کا دعوٰی کرے یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیئے کہ آپ کی بشریت بھی سب سے اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی نسبت نہیں۔

ف۱۳ اس پر ایمان لاؤ اس کی طاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھرو ف۱۴ اپنے فساد عقیدہ وعمل کی۔

ف۱۵ یہ منع زکوٰۃ سے خوف دلانے کے لیے فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کو منع کرنا ایسا بُرا ہے کہ قرآن کریم میں مشرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا راہ خدا میں خرچ کر ڈالنا اس کے ثبات واستقلال اور صدق واخلاص نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے مراد ہے توحید کا معتقد ہونا اور لا الٰہ الا اللہ کہنا اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ جو توحید کا اقرار کر کے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے اور قتادہ نے اس کے معنی یہ لیے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ کو واجب نہیں جانتے اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ف۱۶ کہ مرنے کے بعد اُٹھنے اور جزا کے ملنے کے قائل نہیں ف۱۷ جو منقطع نہ ہوگا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت بیماروں اپاہجوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل وطاعت کے قابل نہ رہیں انھیں وہی اجر ملے گا جو تندرستی میں عمل کرتے تھے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ کوئی عمل کرتا ہے اور کسی مرض یا سفر کے باعث وہ عامل اس عمل سے مجبور ہو جاتا ہے تو تندرستی اور اقامت کی حالت میں جو کرتا تھا ویسا ہی اس کے لیے لکھا جاتا ہے ف۱۸ اس کی ایسی قدرت کاملہ ہے اور چاہتا تو ایک لمحہ سے بھی کم میں بنا دیتا ف۱۹ یعنی شریک ف۲۰ اور وہی عبادت کا مستحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں سب اس کی مملوک ومخلوق ہیں اس کے بعد پھر اس کی قدرت کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۲۱ یعنی زمین میں ف۲۲ پہاڑوں کے۔

فَوۡقِهَا وَبٰرَكَ فِيۡهَا وَقَدَّرَ فِيۡهَاۤ اَقۡوَاتَهَا فِىۡۤ اَرۡبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ
اور اس میں برکت رکھی اور اس میں اس کے بسنے والوں کو روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار دن میں ف۲۴

سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسۡتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ
ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا ف۲۵ تو اس

لَهَا وَلِلۡاَرۡضِ ائۡتِيَا طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيۡنَا طَآئِعِيۡنَ ﴿۱۱﴾
سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت

فَقَضٰهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ وَاَوۡحٰى فِىۡ كُلِّ سَمَآءٍ
کے ساتھ حاضر ہوئے تو انھیں پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں ف۲۶ اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے

اَمۡرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ ۖ وَحِفۡظًا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ
احکام بھیجے ف۲۷ اور ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۲۸ چراغوں سے آراستہ کیا ف۲۹ اور نگہبانی کے لیے ف۳۰ یہ اس

الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً مِّثۡلَ
عزت والے علم والے کا ٹھہرایا ہوا ہے، پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۱ تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک

صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوۡدَ ﴿۱۳﴾ اِذۡ جَآءَتۡهُمُ الرُّسُلُ مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ
سے جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی ف۳۲ جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے ف۳۳ کہ اللہ

وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنۡزَلَ
کے سوا کسی کو نہ پوجو بولے ف۳۴ ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اتارتا

مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا
ف۳۵ تو جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اُسے نہیں مانتے ف۳۶ تو وہ جو عاد تھے انہوں نے

فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ وَقَالُوۡا مَنۡ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمۡ يَرَوۡا
زمین میں ناحق تکبر کیا ف۳۷ اور بولے ہم سے زیادہ کس کا زور اور کیا انھوں نے

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَهُمۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَكَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا
نہ جانا کہ اللہ جس نے انھیں بنایا ان سے زیادہ قوی ہے اور ہماری آیتوں کا انکار

ف۲۳ دریا اور نہریں اور درخت و پھل اور قسم قسم کے حیوانات وغیرہ پیدا کرکے ف۲۴ یعنی دو دن زمین کی پیدائش اور دو دن میں یہ سب ف۲۵ یعنی بخار بلند ہونیوالا ف۲۶ یہ کل چھ دن ہوئے ان میں سب سے پچھلا جمعہ ہے ف۲۷ وہاں کے رہنے والوں کو طاعات و عبادات و امر و نہی کے ف۲۸ جو زمین سے قریب ہے، ف۲۹ یعنی روشن ستاروں سے ف۳۰ شیاطین مسترقہ سے ف۳۱ یعنی اگر یہ مشرکین اس بیان کے بعد ایمان لانے سے اعراض کریں۔
ف۳۲ یعنی عذاب مہلک سے جیسا ان پر آیا تھا۔
ف۳۳ یعنی قوم عاد و ثمود کے رسول ہر طرف سے آتے تھے اور ان کی ہدایت کی ہر تدبیر عمل میں لاتے تھے اور انھیں ہر طرح نصیحت کرتے تھے۔
ف۳۴ ان کی قوم کے کافر اُن کے جواب میں کہ
ف۳۵ بجائے تمھارے تم تو ہماری مثل آدمی ہو۔
ف۳۶ یہ خطاب ان کا حضرت ہود اور حضرت صالح اور تمام انبیا سے تھا، جنہوں نے ایمان کی دعوت دی امام بغوی نے باسناد ثعلبی حضرت جابر سے روایت کی کہ جماعت قریش نے جن میں ابوجہل وغیرہ سردار بھی تھے، یہ تجویز کیا کہ کوئی ایسا شخص جو شعر سحر کہانت میں ماہر ہو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کرنے کے لیے بھیجا جائے، چنانچہ عتبہ بن ربیعہ کا انتخاب ہوا عتبہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ بہتر ہیں یا ہاشم آپ بہتر ہیں یا عبدالمطلب آپ بہتر ہیں یا عبداللہ آپ کیوں ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں کیوں ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتاتے ہیں حکومت کا شوق ہو تو ہم آپ کو بادشاہ مان لیں آپ کے پھریرے اڑائیں، عورتوں کا شوق ہو تو قریش کی جن لڑکیوں میں سے آپ پسند کریں ہم دس آپ کے عقد میں دیں مال کی خواہش ہو تو اتنا جمع کر دیں جو آپ کی نسلوں سے بھی بچ رہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تمام گفتگو خاموش سنتے رہے، جب عتبہ اپنی تقریر کرکے خاموش ہوا تو حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی سورت حٰمٓ سجدہ پڑھی جب آپ آیت فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوۡدَ پر پہنچے تو عتبہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ حضور کے دہن مبارک پر رکھ دیا اور آپ کو رشتہ و قرابت کے واسطے سے قسم دلائی اور ڈر کر اپنے گھر بھاگ گیا جب قریش اس کے مکان پر پہنچے تو اس نے تمام واقعہ بیان کرکے کہا کہ خدا کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کہتے تھے نہ وہ شعر ہے نہ سحر ہے نہ کہانت میں ان چیزوں کو خوب جانتا ہوں میں نے ان کا کلام سنا جب انھوں نے آیت فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا پڑھی تو میں نے اُن کے دہان مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور انھیں قسم دی کہ بس کریں اور تم جانتے ہی ہو کہ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہی ہو جاتا ہے ان کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی مجھے اندیشہ ہو گیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل نہ ہونے لگے ف۳۷ قوم عاد کے لوگ بڑے قوی اور شہ زور تھے جب حضرت ہود علیہ السلام نے انھیں عذاب الٰہی سے ڈرایا تو انھوں نے کہا کہ ہم اپنی طاقت سے عذاب کو ہٹا سکتے ہیں۔

يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ
کرتے تھے تو ہم نے اُن پر ایک آندھی بھیجی سخت گرج کی ف۳۸ اُن کی شامت کے دنوں میں

لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ
کہ ہم اُنھیں رسوائی کا عذاب چکھائیں دُنیا کی زندگی میں اور بے شک آخرت کے

الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ
عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی اور رہے ثمود انھیں ہم نے راہ دکھائی

فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ
ف۳۹ تو انھوں نے سوجھنے پر اندھے ہونے کو پسند کیا ف۴۰ تو انھیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آ

الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ ج وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا
لیا سزا اُن کے کیے کی ف۴۲ اور ہم نے ف۴۳ انھیں بچا لیا جو ایمان لائے ف۴۴ اور

يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾
ڈرتے تھے ف۴۵ اور جس دن اللہ کے دشمن ف۴۶ آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے اگلوں کو روکیں گے

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَ
یہاں تک کہ پچھلے آملیں ف۴۷ یہاں تک کہ جب وُہاں پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور اُن کے

جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ
چمڑے سب اُن پر اُن کے کئے کی گواہی دیں گے ف۴۸ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں

عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ
گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمھیں پہلی

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ
بار بنایا اور اُسی کی طرف تمھیں پھرنا ہے اور تم ف۴۹ اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ
گواہی دیں تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں اور تمھاری کھالیں ف۵۰ لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے

ع ۲
۱۶

ف۳۸ نہایت ٹھنڈی بغیر بارش کے۔
ف۳۹ اور نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے۔
ف۴۰ اور ایمان کے مقابلہ میں کُفر اختیار کیا۔
ف۴۱ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کیے گئے۔
ف۴۲ یعنی ان کے شرک و تکذیب پیغمبر اور معاصی کی۔
ف۴۳ صاعقہ کے اس ذلت والے عذاب سے۔
ف۴۴ حضرت صالح علیہ السلام پر۔
ف۴۵ شرک اور اعمال خبیثہ سے۔
ف۴۶ یعنی کفار اگلے اور پچھلے۔
ف۴۷ پھر سب کو دوزخ میں ہانک دیا جائے گا۔
ف۴۸ اعضاء بحکم الٰہی بول اٹھیں گے اور جو جو عمل کیے تھے بتا دیں گے۔
ف۴۹ گناہ کرتے وقت۔
ف۵۰ تمھیں تو اس کا گمان بھی نہ تھا بلکہ تم تو بعث و جزا کے سرے ہی سے قائل نہ تھے۔

اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ

تھے کہ اللہ تمہارے اور بہت سے کام نہیں جانتا ف۵۱ اور یہ ہے تمہارا وہ گمان جو تم نے اپنے رب

بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ

کے ساتھ کیا اور اس نے تمہیں ہلاک کر دیا ف۵۲ تو اب رہ گئے ہارے ہوؤں میں، پھر اگر وہ صبر کریں ف۵۳ تو آگ

مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا

ان کا ٹھکانا ہے ف۵۴ اور اگر وہ منانا چاہیں تو کوئی ان کا منانا نہ مانے ف۵۵ اور ہم نے ان پر

لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَ

کچھ ساتھی تعینات کیے ف۵۶ انھوں نے انھیں بھلا کر دکھایا جو ان کے آگے ہے ف۵۷ اور جو ان کے پیچھے ف۵۸

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ

اور ان پر بات پوری ہوئی ان گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے جن اور آدمیوں

وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا

کے بیشک وہ زیاں کار تھے۔ اور کافر بولے ف۶۰ یہ قرآن نہ

تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾

سنو اور اس میں بے ہودہ غل کرو ف۶۱ شاید یوں ہی تم غالب آؤ ف۶۲

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ

تو بے شک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بے شک ہم ان کے برے

اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ

سے برے کام کا انھیں بدلہ دیں گے ف۶۳ یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ اس میں انھیں

لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

ہمیشہ رہنا ہے سزا اس کی کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ

اور کافر بولے ف۶۴ اے ہمارے رب ہمیں دکھا وہ دونوں جن اور آدمی جنہوں نے ہمیں

ف۵۱ جو تم چھپا کر کرتے ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کی باتیں جانتا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے اس کو نہیں جانتا (معاذ اللہ)

ف۵۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، معنی یہ ہیں کہ تمہیں جہنم میں ڈال دیا۔

ف۵۳ عذاب پر۔

ف۵۴ یہ صبر بھی کار آمد نہیں۔

ف۵۵ یعنی حق تعالیٰ ان سے راضی نہ ہو چاہے کتنا ہی منت کریں کسی طرح عذاب سے رہائی نہیں۔

ف۵۶ شیاطین میں سے۔

ف۵۷ یعنی دُنیا کی زیب و زینت اور خواہشات نفس کا اتباع

ف۵۸ یعنی امر آخرت بہ وسوسہ ڈال کر کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے، نہ حساب نہ عذاب، چین ہی چین ہے۔

ف۵۹ عذاب کی۔

ف۶۰ یعنی مشرکین قریش۔

ف۶۱ اور شور مچاؤ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو، خوب چلاؤ اونچی اونچی آوازیں نکال کر بیہودہ بے معنی کلمات سے شور کرو تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تاکہ کوئی قرآن سننے نہ پائے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشان ہوں۔

ف۶۲ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرأت موقوف کر دیں۔

ف۶۳ یعنی کفر کا بدلہ سخت عذاب۔

ف۶۴ جہنم میں۔

ف۶۵ یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھا جنی بھی اور انسی بھی شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے شَیٰطِیْنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ جہنم میں کفار ان دونوں کے دیکھنے کی خواہش کریں گے ف۶۶ آگ میں ف۶۷ درک اسفل میں ہم سے زیادہ سخت عذاب میں ف۶۸ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے فرمایا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کرے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنیٰ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجا لائے اور معاصی سے بچے

وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَكُوْنَا مِنَ

گمراہ کیا ف۶۵ کہ ہم انھیں اپنے پاؤں تلے ڈالیں ف۶۶ وہ ہر نیچے سے نیچے رہیں

الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

ف۶۷ بیشک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ف۶۸

تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا

ان پر فرشتے اُترتے ہیں ف۶۹ کہ نہ ڈرو ف۷۰ اور نہ غم کرو ف۷۱ اور خوش ہو

بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ

اس جنت پر جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا تھا ف۷۲ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں

الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ

ف۷۳ اور آخرت میں ف۷۴ اور تمہارے لیے ہے اس میں ف۷۵ جو تمہارا جی چاہے اور

لَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ﴿۳۲﴾ وَ مَنْ

تمہارے لیے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور اس سے

اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ

زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے ف۷۶ اور نیکی کرے ف۷۷ اور کہے میں مسلمان

اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ

ہوں ف۷۸ اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سننے والے

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ

برائی کو بھلائی سے ٹال ف۷۹ جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ

كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ مَا

گہرا دوست ف۸۰ اور یہ دولت ف۸۱ نہیں ملتی مگر صابروں کو اور اسے نہیں

یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ

پاتا مگر بڑے نصیب والا اور اگر تجھے شیطان کا کوئی کونچا پہنچے ف۸۲

ف۶۹ موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک وقتِ موت دوسرے قبر میں تیسرے قبروں سے اٹھنے کے وقت۔

ف۷۰ موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے

ف۷۱ اہل و اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا۔

ف۷۲ اور فرشتے کہیں گے۔

ف۷۳ تمہاری حفاظت کرتے تھے۔

ف۷۴ تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہوں گے۔

ف۷۵ یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت و لذّت۔

ف۷۶ اس کی توحید و عبادت کی طرف کہا گیا ہے کہ اس دعوت دینے والے سے مراد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی۔

ف۷۷ شانِ نزول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے وہ اس میں داخل ہے دعوت الی اللہ کے کئی مرتبے ہیں اوّل دعوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات اور حجج و براہین و سیف کے ساتھ یہ مرتبہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہے دوم دعوت علماء فقط حجج و براہین کے ساتھ اور علماء کئی طرح کے ہیں ایک عالم باللہ دوسرے عالم بصفات اللہ تیسرے عالم باحکام اللہ مرتبہ سوم دعوت مجاہدین ہے یہ کفار کو سیف کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کریں مرتبہ چہارم مؤذنین کی دعوت نماز کے لیے عمل صالح کی دو قسم ہے ایک وہ جو قلب سے ہو وہ معرفت الٰہی ہے دوسرے جو الحضار سے ہو وہ تمام طاعات ہیں۔

ف۷۸ اور یہ فقط قول نہ ہو بلکہ دینِ اسلام کا دل سے معتقد ہو کر کہے کہ سچا کہنا یہی ہے۔

ف۷۹ مثلاً غصّہ کو صبر سے اور جہل کو حلم سے اور بدسلوکی کو عفو سے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی برائی کرے تو تو معاف کر۔

ف۸۰ یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے شانِ نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی شدت عداوت کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلوک نیک کیا ان کی صاحبزادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادق المحبت جان نثار ہو گئے ف۸۱ یعنی بدیوں کو نیکیوں سے دفع کرنے کی خصلت ف۸۲ یعنی شیطان تجھ کو برائیوں پر اُبھارے اور اس خصلت نیک سے اور اس کے علاوہ اور نیکیوں سے منحرف کرے۔

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ

تو اللہ کی پناہ مانگ ف۸۳ بیشک وہی سنتا جانتا ہے اور اس کی نشانیوں

اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ

میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند ف۸۴ سجدہ نہ کرو سورج کو

وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ

اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انھیں پیدا کیا ف۸۶ اگر تم اس کے بندے

تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ

ہو تو اگر یہ تکبر کریں ف۸۷ تو وہ جو تمہارے رب کے پاس ہیں ف۸۸

يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدۃ

رات اور دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اکتاتے نہیں

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی ف۸۹ پھر جب ہم نے اس پر پانی

عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ

اُتارا ف۹۰ تر و تازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اسے جلایا ضرور مُردے جلائے گا

الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے بے شک وہ جو ہماری آیتوں میں

فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ

ٹیڑھے چلتے ہیں ف۹۱ ہم سے چھپے نہیں ف۹۲ تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا ف۹۳ وہ بھلا یا

اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا

جو قیامت میں امان سے آئے گا ف۹۴ جو جی میں آئے کرو بے شک وہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ

کام دیکھ رہا ہے بے شک جو ذکر سے منکر ہوئے ف۹۵ جب وہ ان کے پاس آیا ان کی خرابی کا کچھ حال نہ

ف۸۳ اس کے شر سے اور اپنی نیکیوں پر قائم رہ شیطان کی راہ نہ اختیار کر اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے گا۔

ف۸۴ جو اس کی قدرت و حکمت اور اس کی ربوبیت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں۔

ف۸۵ کیونکہ وہ مخلوق ہیں اور حکم خالق سے مسخر ہیں اور جو ایسا ہو مستحق عبادت نہیں ہو سکتا۔

ف۸۶ وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے۔ السجدۃ

ف۸۷ صرف اللہ کو سجدہ کرنے سے۔

ف۸۸ ملائکہ وہ

ف۸۹ سوکھی کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں۔

ف۹۰ بارش نازل کی۔

ف۹۱ اور تاویل آیات میں صحت و استقامت سے عدول و انحراف کرتے ہیں۔

ف۹۲ ہم انھیں اس کی سزا دیں گے۔

ف۹۳ یعنی کافر ملحد۔

ف۹۴ مومن صادق العقیدہ بیشک وہی بہتر ہے۔

ف۹۵ یعنی قرآن کریم سے اور انھوں نے اس میں طعن کیے۔

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا

اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے ف۹۶ باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے

مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا

سے ف۹۷ اُتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا تم سے نہ فرمایا جائے گا ف۹۸ مگر

مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ

وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا کہ بیشک تمہارا رب بخشش والا ف۹۹ اور دردناک عذاب

ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا

والا ہے ف۱۰۰ اور اگر ہم اُسے عجمی زبان کا قرآن کرتے ف۱۰۱ تو ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ

کیوں نہ کھولی گئیں ف۱۰۲ کیا کتاب عجمی اور نبی عربی ف۱۰۳ تم فرماؤ وہ ف۱۰۴ ایمان والوں کے

اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

لیے ہدایت اور شفا ہے ف۱۰۵ اور وہ جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں ٹینٹ ہے

وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ

ف۱۰۶ اور وہ ان پر اندھاپن ہے ف۱۰۷ گویا وہ دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں

بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْ

ف۱۰۸ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹ تو اس میں اختلاف کیا گیا ف۱۱۰ اور

لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ

اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی ف۱۱۱ تو جبھی ان کا فیصلہ ہو جاتا ف۱۱۲ اور بیشک وہ

شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ

ف۱۱۳ ضرور اس کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں، جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو بُرائی کرے

اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

تو اپنے بُرے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

ف۹۶ بے عدیل و بے نظیر جس کی ایک سُورت کا مثل بنانے سے تمام خلق عاجز ہے۔

ف۹۷ یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پا سکتا وہ تغییر و تبدیل و کمی زیادتی سے محفوظ ہے شیطان اس میں تصرف کی قدرت نہیں رکھتا۔

ف۹۸ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ف۹۹ اپنے انبیاء کے لیے علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے لیے۔

ف۱۰۰ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں اور تکذیب کرنیوالوں کے لیے۔

ف۱۰۱ جیسا کہ یہ کفار بطریق اعتراض کہتے ہیں کہ یہ قرآن عجمی زبان میں کیوں نہ اُترا۔

ف۱۰۲ اور زبانِ عربی میں بیان نہ کی گئیں کہ ہم سمجھ سکتے۔

ف۱۰۳ یعنی کتاب نبی کی زبان کے خلاف کیوں اُتری حاصل یہ ہے کہ قرآن پاک عجمی زبان میں ہوتا تو یہ کافر اعتراض کرتے عربی میں آیا تو معترض ہوئے بات یہ ہے کہ خوئے بدرا بہانہ بسیار۔ ایسے اعتراض طالب حق کی شان کے لائق نہیں۔

ف۱۰۴ قرآن شریف۔

ف۱۰۵ کہ حق کی راہ بتاتا ہے گمراہی سے بچاتا ہے جہل و شک وغیرہ قلبی امراض سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لیے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا دفع مرض کے لیے موثر ہے۔

ف۱۰۶ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں۔

ف۱۰۷ کہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔

ف۱۰۸ یعنی وہ اپنے عدم قبول سے اس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔ جیسا کہ کسی کو دُور سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی بات نہ سنے نہ سمجھے۔

ف۱۰۹ یعنی توریت مقدس۔

ف۱۱۰ بعضوں نے اس کو مانا اور بعضوں نے نہ مانا بعضوں نے اس کی تصدیق کی اور بعضوں نے تکذیب۔

ف۱۱۱ یعنی حساب و جزاء کو روزِ قیامت تک مؤخر نہ فرما دیا ہوتا۔

ف۱۱۲ اور دُنیا ہی میں انھیں اس کی سزا دے دی جاتی ف۱۱۳ یعنی کتاب الٰہی کی تکذیب کرنے والے۔

تفسیر حفص بتسہیل الہمزۃ الثانیۃ ۱۲

ع ۱۹ / ۵ / ۱۲